## سوال

(145)امام تنہا مسجد کے سائبان میں دالتے پر کھڑا ہوا اور مقتدی الخ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام تنہا مسجد کے سائبان میں دالتے پر کھڑا ہوا اور مقتدی سب کے سب صحن مسجد میں نیچے کھڑے ہوں تو اس قدر بلندی اور پستی امام ومقتدی کی مانع اقتدا ہے یا نہیں حدیث اور فقہ سے جواب دیجئے اور اختلاف احادیث اور ائمہ اجتہاد جو اس میں ہوں اس سے مطلع فرمائیے۔ بینوا توجروا

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس باب میں حدیثیں مختلف وارد ہوئی ہیں اور علمائے اجتہاد کے اقوال بھی مختلف ہیں لیکن احادیث اور اقوال ائمہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت اقتدا اور امامت کی سب کے نزدیک جائز ہے۔ (ترجمہ) ''جس دن منبر بنا اس دن رسول اللہ ﷺ اس پر پہلی مرتبہ بیٹھے آپ نے اسی پر تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر پیچھے چلتے ہوئے نیچے اتر آئے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم کو میری نماز کا علم ہوسکے اور میری اقتدا کرسکو۔''

پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ امام اگر اونچی جگہ پر کھڑا ہوا اور مقتدی سب کے سب نیچے ہوں تو اقتدا اور امامت اور نماز درست ہے۔ امام بخاری کا یہی مذہب ہے اور اپنی کتاب صحیح میں وہ اسی جواز کے قائل ہوئے ہیں اور اسی حدیث سے استدلال کیا ہے اور ان کے اتباع اور موافقین بھی ہیں اور ان کے نزدیک بھی یہی حدیث اس کے جواز کی حجت ہے۔

''حضرت حذیفہؓ نے مدائن میں ایک دوکان پر کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائی ابو مسعودؓ نے آپ کو قمیص سے پکڑ کر کھینچا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا کہ تم نہیں جانتے کہ اس طرح کرنا منع ہے انہوں نے کہا ہاں جب آپ نے مجھ کو قمیص سے پکڑ کر کھینچا تو مجھے یاد آگیا۔''

پس یہ دونوں حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ امام اونچی جگہ پر کھڑا ہوا اور مقتدی سب کے سب نیچے ہوں تو یہ امر ناجائز اور ممنوع ہے اور یہی مذہب ہے حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ رحمہم اللہ کا اور یہی حدیثیں ان کی دلیل ہیں، پس یہی ہے خلاصہ مذاہب اور ادلہ اس مسئلہ کا۔ تطبیق بین الاحادیث۔ حدیث صلوۃ علی المنبر کی محمول ہے تھوڑی سی بلندی کے جواز پر اور حدیث نہی عن الرفع کی محمول ہے زیادہ بلندی پر جس کی تقدیر میں علما نے اپنی اپنی رائے الگ قائم کی ہے، پس دونوں حدیثوں کو ملانے سے یہ بات قائم ہوتی کہ ارتفاع قلیل امام کے لیے جائز ہے اور ارتفاع کثیر ممنوع ہے۔

**تطبیق بین الاقوال الائمۃ رحمہم اللہ تعالیٰ :**

امام بخاری اوران کے موافقین واتباع رحمہم اللہ نے جو امام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا جائز کہا ہے تو اس سے بلندی ایسی مراد ہے جس سے امام کا حال مقتدیوں سے مخفی نہ رہے۔ اور حنفیہ اورمالکیہ اورشافعیہ وغیرہ علماء نے مطلق بلندی کو ناجائز کہا ہے، سو ان لوگوں کا قول محقق نہیں ہے۔ امام شافعی نے نیل الاوطار میں کہا ہے کہ ''اگرامام ایک ہاتھ کی بلندی پر ہو توکوئی حرج نہیں ہے۔ عطاء نے کہا اگر اتنی بلند ہو کہ امام کے تمام حالات کا علم ہوسکے توکوئی حرج نہیں ہے، درمختار میں ہے کہ اگر اکیلا امام بلندی پر ہو اور تمام مقتدی نیچے ہوں تو یہ ناجائز ہے اگر کچھ امام کے ساتھ بھی ہوں تو جائز ہے اور اگر ایک ہاتھ کی بلندی ہو یا اس سے کم ہو توکوئی حرج نہیں ہے، طحاوی نے کہا اگر بلندی آدمی کے قدر سے کم ہو توکوئی حرج نہیں ہے لیکن زیادہ صحیح یہی ہے کہ بلندی ایک ہاتھ تک ہو توکوئی حرج نہیں۔''

پس واضح ہوگیا کہ احادیث اوراقوال رجال امت اگرچہ باہم بظاہر مختلف معلوم ہوتے ہیں، لیکن وہ درحقیقت سب کے سب ادائے معنی میں متحد ہیں اور احادیث کا مفاد بھی یہی ہے کہ امام کا تنہا اکیلا تھوڑی سی بلندی پر کھڑا ہونا مضر نہیں ہے، بلکہ درست اور جائز ہے اور زیادہ بلندی پر کھڑا ہونا ممنوع اورناجائز ہے اور رجال امت کے اقوال کا مفاد بھی یہی ہے غایۃ الامر علماء نے تقدیر بلندی وپستی جائز وناجائز اختلاف کیا ہے۔ نتیجہ کلام کا یہ ہوا کہ امام اکیلا مسجد کے سائبان میں داسے پر کھڑا ہو اور سب مقتدی صحن مسجد میں نیچے کھڑے رہیں تو حدیث کے رُو سے یہ امر جائز ہے اور علمائے حنفیہ اورشافعیہ اورمالکیہ محققین رحمہم اللہ کے سب کے نزدیک یہ امر جائز ہے، جیسا کہ تطبیق احادیث واقوال بالا سے واضح ہوگیا ہے اور امام المحدثین جناب امام بخاری اوران کے موافقین واتباع رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ ہذا ما ظہر لنا واللہ اعلم بالصواب ومنہ الاصابۃ فی کل باب، حدیث بخاری سے جواز معلوم ہوتا ہے، کیونکہ یہ صورت اگرناجائز ہوتی تو ناجائز صورت سے تعلیم نہ کرتے، اس سے ابن دقیق العید کے اعتراض کا جواب بھی ہوگیا ہاں اولیٰ وافضل یہی ہے کہ امام بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو اور حدیث نہی محمول خلاف اولےٰ پر ہے۔ کما ہو داَب العلماء فی التطبیق بین الاحادیث، واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ العاجز ابو عبدالرحمن محمد عفی عنہ مصحح مطبع انصاری۔ الامر کما قال سید محمد نذیر حسین عفی عنہ

[فتاوی نذیریہ](#)

**جلد01**